



قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ



کہو وہ اللہ ہے یکتا، اللہ بے نیاز ہے، سب اسکے محتاج، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماد الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

الاحلاص

شان نزول اور فضیلت:

مسند میں ہے کہ مشرکین نے حضورؐ سے کہا اپنے رب کے اوصاف بیان کرو اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

اللَّهُ الصَّمَدُ -

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ -

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ -

الصمد کے معنے ہیں جو نہ تو پیدا ہوا ہو نہ اسکی اولاد ہو اس لیے کہ جو پیدا ہوا ہے وہ ایک وقت مرے گا بھی اور دوسرے اسکے وارث ہونگے۔
اللہ عزوجل نہ مرے نہ اسکا کوئی وارث ہو اس جیسا اور اسکی جنس کا کوئی نہیں نہ اسکے مثل کوئی چیز ہے۔
ترمذی میں بھی یہ روایت ہے۔

ابویعلیٰ موصلیٰ میں بھی ہے کہ ایک اعرابی نے یہ سوال کیا تھا اور روایت میں ہے کہ مشرکین کے اس سوال کے جواب میں یہ سورۃ اتری۔
رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی نسبت ہے اور اللہ کی نسبت یہ سورۃ ہے۔
الصمد اسے کہتے ہیں جو کھوکھلا نہ ہو۔

بخاری کتاب التوحید میں ہے کہ حضورؐ نے ایک چھوٹا سا لشکر کہیں بھیجا جس وقت وہ پلٹے تو انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے ہم پر جسے سردار بنایا تھا وہ ہر نماز کی قرأت کے خاتمہ پر سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔
آپؐ نے فرمایا ان سے پوچھو کہ ایسا کیوں کرتے تھے۔
پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ یہ سورۃ رخصت کی صفت ہے مجھے اسکا پڑھنا بہت ہی پسند ہے۔
حضورؐ نے فرمایا:

أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ

انہیں خبر دو کہ اللہ بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔

بخاری کتاب الصلوہ میں ہے کہ ایک انصاری مسجد قبا کے امام تھے انکی عادت تھی کہ **الحمد** ختم کر کے پھر سورۃ اخلاص پڑھتے پھر جوئی سورۃ پڑھنی ہوتی یا جہاں سے چاہتے قرآن پڑھتے۔ ایک دن مفتدیوں نے کہا کہ آپ اس سورۃ کو پڑھتے ہیں پھر دوسری سورۃ مالتے ہیں یہ کیا؟ یا تو آپ صرف اسی کو پڑھتے یا چھوڑ دیجیئے دوسری سورۃ ہی پڑھا کیجیئے۔

انہوں نے جواب دیا کہ میں تو جس طرح کرتا ہوں کرتا رہوں گا تم چاہو تو مجھے امام رکھو کہو تو میں تمہاری امامت چھوڑ دوں۔

اب انہیں یہ بات بھاری پڑی جانتے تھے کہ ان سب میں یہ زیادہ افضل ہیں انکی موجودگی میں دوسرے کا نماز پڑھانا بھی انہیں گوارا نہ ہو سکا۔ ایک دن جب کہ حضورؐ انکے پاس تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپؐ سے یہ واقع بیان کیا۔

آپؐ نے امام صاحب سے فرمایا کہ تم کیوں اپنے ساتھیوں کی بات نہیں مانتے اور ہر رکعت میں اس سورۃ کو کیوں پڑھتے ہو؟
وہ کہنے لگے یا رسول اللہ (مجھے اس سورۃ سے محبت ہے۔

حُبُّكَ إِيَّاهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ

آپؐ نے فرمایا اسکی محبت نے تجھے جنت میں پہنچا دیا۔

ترمذی اور مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے کہا کہ میں اس سورۃ سے بہت محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اسکی محبت نے تجھے جنت میں پہنچا دیا۔

ایک تہائی قرآن:

ایک شخص نے کسی کو اس سورۃ کو پڑھتے ہوئے رات کے وقت سنا کہ وہ بار بار اسی کو دہرا رہا ہے صبح کے وقت آکر اس نے حضورؐ سے ذکر کیا گویا کہ وہ اسے ہلکے ثواب کا کام جانتا تھا تو نبیؐ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتُعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

اسکی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورۃ مثل تہائی قرآن کے ہے (بخاری)۔

صحیح بخاری کی اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ لو تو یہ اصحاب پر بھاری پڑا اور کہنے لگے بھلا اتنی طاقت تو ہر ایک میں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا سنو سورۃ **قل هو اللہ تہائی قرآن** ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمان ساری رات اسی سورت کو پڑھتے رہے حضورؐ سے جب ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ سورۃ آدھے قرآن یا تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کو اسکی طاقت ہے کہ وہ ہر رات تیسرا حصہ قرآن کا پڑھ لیا کرے۔ صحابہ کہنے لگے یہ کس سے ہو سکتے گا؟
آپؐ نے فرمایا **سنو قل هو اللہ احد تہائی قرآن** کے برابر ہے۔ اتنے میں رسول اللہؐ بھی تشریف لائے آپؐ نے سن لیا اور فرمایا کہ ابو ایوب سچ کہتے ہیں (مسند احمد)۔

ترمذی میں ہے کہ رسول مقبولؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جمع ہو جاؤ میں تمہیں آج تہائی قرآن سناؤں گا۔ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے۔ آپؐ گھر سے تشریف لائے سورۃ قل هو اللہ احد آشر تک پڑھی اور پھر گھر تشریف لے گئے۔ اب صحابہؓ میں باتیں ہونے لگیں کہ وعدہ تو حضورؐ کا یہ تھا کہ تہائی قرآن سنائیں گے شاید آسمان سے کوئی وحی آگئی ہو۔ اتنے میں آپؐ پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے تم سے تہائی قرآن سنانے کا وعدہ کیا تھا، سنو! یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

آنحضرتؐ ایک مرتبہ کہیں سے تشریف لا رہے تھے آپؐ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ بھی تھے تو آپؐ نے ایک شخص کو اس سورۃ کی تلاوت کرتے ہوئے سن کر فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جنت۔ (ترمذی و نسائی)

مسند احمد میں ہے کہ عبد اللہ ابن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ ہم پیٹھ سے تھے رات اندھیری تھی حضورؐ کا انتظار تھا کہ آپؐ تشریف لائیں اور نماز پڑھا سکیں آپؐ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے پڑھ میں چپ رہا۔ آپؐ نے پھر فرمایا پڑھ میں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا ہر صبح و شام تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ لیا کہ یہ کافی ہو جائے گی۔

مزید فضائل:

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس پوری سورۃ کو دس مرتبہ پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کریگا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! پھر تو ہم بہت سے محل بنوا لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ اور اس سے بھی اچھا دینے والا ہے۔ نسائی میں اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ نبی مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اپنی دعائیں کہتا ہے:

اللھم انی استملک بانى اشھد ان لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد و لم

یولد و لم یکن له کفوۃ احد

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی دے کر کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے ماں باپ نہ اولاد نہ ہمسرا اور ساتھی کوئی اور۔

آپؐ یہ سن کر فرمانے لگے اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسنے اسم اعظم کے ساتھ وہ مانگی ہے اللہ کے اس بڑے نام کے ساتھ کہ جب کبھی اس نام کے ساتھ سوال کیا جائے تو عطا ہوا، جب کبھی اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو۔

ابو بعلی میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ تین کام ہیں جو انہیں ایمان کے ساتھ کر لے وہ جنت کے تمام دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں چلا جائے اور جس کسی حور جنت سے چاہے نکاح کرا دیا جائے۔

- جو اپنے قاتل کو معاف کر دے

- اور پوشیدہ قرض ادا کر دے

- اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ **قل هو اللہ احد** (آخر تک) پڑھ لے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ (جو ان تینوں کاموں میں سے ایک کر لے؟ آپؐ نے فرمایا ایک پر بھی درجہ ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میری رسول اللہؐ سے ملاقات ہوئی میں نے جلدی سے آپؐ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا یا رسول اللہؐ: مومن کی نجات کس عمل پر ہے؟

آپؐ نے فرمایا اے عقبہ! زبان تھامے رکھ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہا کرو اور اپنی خطاؤں پر روتا رہ۔

پھر دوبارہ جب حضورؐ سے میری ملاقات ہوئی تو آپؐ نے خود میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا عقبہ! کیا میں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن میں اتنی ہوتی تمام سورتوں سے بہتر تین سورتیں بتاؤں؟

میں نے کہا ہاں حضور! ضرور ارشاد فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپؐ پر فدا کرے۔ پس آپؐ نے مجھے سورہ **قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس** پڑھا کیں۔

پھر فرمایا دیکھو عقبہ: انہیں نہ بھولنا اور ہر رات انہیں پڑھ لیا کرنا۔

فرماتے ہیں کہ پھر میں نہ انہیں بھولا اور نہ کوئی رات ان کے پڑھے بغیر گزاری۔

میں نے پھر آپؐ سے ملاقات کی اور جلدی کر کے آپؐ کے دست مبارک کو اپنے ہاتھ میں لے کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے بہترین اعمال کا ارشاد فرمائیے۔

آپؐ نے فرمایا سن!

- جو تجھ سے توڑے تو اس سے جوڑ

- جو تجھے محروم رکھے تو اسے دے

- جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے درگزر کر اور معاف کر دے۔

ارکاء بعض حصہ امام ترمذیؒ نے بھی زہد کے باب میں بیان کیا ہے اور فرمایا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ رات کے وقت جب بستر پر تشریف لے جاتے تو ہر رات ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر دم کر کے اپنے جسم مبارک پر پھیر لیا کرتے جہاں تک ہاتھ پہنچتے پہنچاتے پہلے سر پر پھر منہ پر پھر اپنے سامنے کے جسم پر تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔
یہ حدیث سنن میں بھی ہے۔

اللہ کی توحید کا بیان :

حضرت نکرہؓ فرماتے ہیں کہ یہود کہتے تھے ہم حضرت عزیرؑ کو پوجتے ہیں جو اللہ کے بیٹے ہیں، نصرانی کہتے تھے کہ ہم حضرت مسیحؑ کو پوجتے ہیں جو اللہ کے بیٹے ہیں اور مجوسی کہتے تھے ہم سورج چاند کی پرستش کرتے ہیں اور مشرک کہتے تھے ہم بت پرست ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ اتاری کہ اے نبیؐ :

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (۱)

کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔

اللَّهُ الصَّمَدُ (۲)

اللہ بے نیاز ہے

تم کہہ دو کہ ہمارا معبود تو اللہ تعالیٰ ہے جو واحد ہے احد ہے جس جیسا کوئی نہیں، جس کا کوئی وزیر نہیں جس کا کوئی شریک نہیں، جس کا کوئی ہمسر نہیں، جس کا کوئی ہم جنس نہیں، جس کا برابر اور کوئی نہیں، جس کے سوا کسی میں الوہیت نہیں اس لفظ کا اطلاق صرف اسی کی ذات پاک پر ہوتا ہے وہ اپنی صفتوں میں اور اپنے حکمت بھرے کاموں میں یکتا اور بے نظیر ہے۔ وہ الصمد ہے یعنی ساری مخلوق اس کی محتاج ہے اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔

الصمد کے معنی :

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے :

الصمد وہ ہے جو اپنی سرداری میں اپنی شرافت میں اپنی بزرگی میں اور اپنی عظمت میں اپنے علم اور علم میں اپنی حکمت و تدبیر میں سب سے بڑھا ہو یہ صفتیں صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ میں ہی پائی جاتی ہیں اس کا ہمسرا اور اس جیسا کوئی اور نہیں، وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب پر غالب ہے اور اپنی ذات و صفات میں یکتا اور بے نظیر ہے۔

الصمد کے یہ معنی بھی کئے گئے ہیں کہ جو تمام مخلوق کے فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی رہے جو ہمیشہ بقا والا سب کی حفاظت کرنے والا ہو جس کی ذات لازوال اور غیر فانی ہو۔

حضرت مکرمہ فرماتے ہیں:

الصمد وہ ہے جو نہ کچھ کھائے نہ اس میں سے کچھ نکلے نہ وہ کسی میں سے نکلے یعنی نہ اس کی اولاد ہو نہ ماں باپ۔

بہت سے صحابہ اورتابعین سے مروی ہے کہ **الصمد** کہتے ہیں ٹھوس چیز کو جو کھوکھلی نہ ہو جس کا پیٹ نہ ہو۔

شععی کہتے ہیں:

جو نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو۔

عبداللہ ابن بریدہ فرماتے ہیں:

الصمد وہ نور ہے جو روشن ہو اور چمک دک والو ہو۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۳)

نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (۴)

اور نہ ہی کوئی اس کا ہم جنس ہے۔

حافظ ابوالقاسم طبرانی اپنی کتاب السنن میں **الصمد** کی تفسیر میں ان تمام اقوال کو وارد کر کے لکھتے ہیں کہ دراصل یہ سب سچے ہیں اور صحیح ہیں۔

یہ کل صفاتیں ہمارے رب عزوجل میں ہیں اسکی طرف سب محتاج بھی ہیں وہ سب سے بڑھ کر سردار اور سب سے بڑا ہے اسے نہ پیٹ ہے نہ وہ کھوکھلا ہے نہ وہ کھائے نہ پینے سب فانی ہیں اور وہ باقی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کی اولاد نہیں نہ اس کے ماں باپ ہیں نہ بیوی۔ جیسے قرآن میں اور جگہ ہے:

بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَحْبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

(6:101)

یعنی وہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اسے اولاد کیسے ہوگی! اس کی بیوی نہیں۔ ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا ہے یعنی وہی ہر چیز کا خالق مالک ہے۔ پھر اسکی مخلوق اور ملکیت میں سے اس کی برابری اور ہمسری کرنے والا کون ہوگا؟ وہ ان تمام عیوب اور نقصان سے پاک ہے

ایک اور جگہ فرمایا:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا - لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا
تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَنْقَطِرُنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًا
أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا - وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا
إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتَى الرَّحْمَنِ عَبْدًا
لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا - وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا:

(95-19:88)

یعنی یہ کفار کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے تم تو ایک بڑی بری چیز لائے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اس بنا پر کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کی اولاد ہے حالانکہ اللہ کو یہ لائق ہی نہیں کہ اس کی اولاد ہو تمام زمین و آسمان میں کل کے کل اللہ کے غلام ہی بن کر آنے والے ہیں اللہ کے پاس تمام کا شمار ہے اور انہیں ایک ایک کر کے گن رکھا ہے اور یہ سب کے سب تنہا تنہا اس کے پاس قیامت کے دن حاضر ہونے والے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ
لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ

(21:26-27)

یعنی ان کافروں نے کہا کہ رحمن کی اولاد ہے اللہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ تو اللہ کے باعزت بندے ہیں بات میں بھی اس سے سبقت نہیں کرتے اسی کے فرمان پر عامل ہیں۔

اور ایک اور جگہ فرمایا:

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ

(37:158-159)

یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اور جنات کے درمیان نسب قائم کر رکھا ہے حالانکہ جنات تو خود اس کی فرمانبرداری میں حاضر ہیں اللہ تعالیٰ انکے بیان کردہ عیوب سے پاک و برتر ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایذا دینے والی باتوں کو سنتے ہوئے صبر کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ صابر کوئی نہیں، لوگ اس کی اولاد بتاتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں روزیاں دیتا ہے اور عافیت و تندرستی عطا فرماتا ہے۔

بخاری کی اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہ کرنا چاہیے مجھے گالیاں دیتا ہے اور اسے یہ لائق بھی نہ تھا

اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے جس طرح اولاد اللہ نے مجھے پیدا کیا ایسے ہی پھر نہیں لوٹائے گا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ کی پیدائش دوسری مرتبہ کی پیدائش سے آسان تو نہ تھی جب میں اس پر قادر ہوں تو اس پر کیوں نہیں؟

اور اس کا مجھے گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں تنہا ہوں میں ایک ہی ہوں میں **الصمد** ہوں نہ میری اولاد نہ میرے ماں باپ نہ مجھ جیسا کوئی اور۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com